رموزِ شہادت

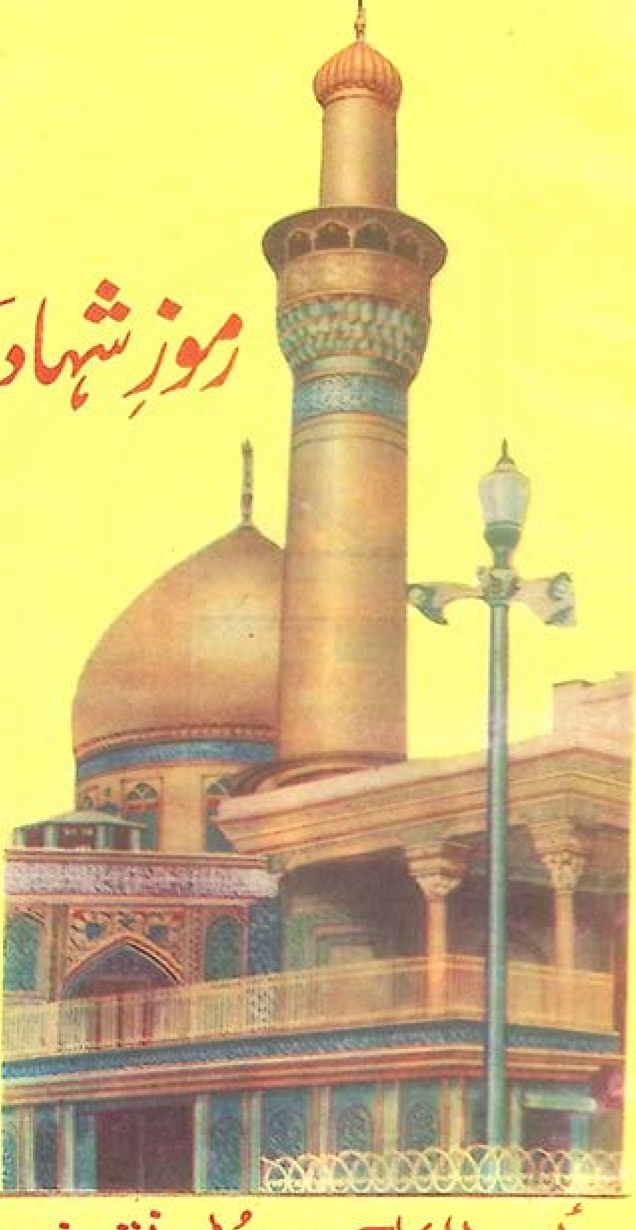

مؤلفہ: الحاج سیّد غلام نقی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رموزِ شہادت

(منتخب خطبات و ارشاداتِ امام حسینؑ)

و

اعمالِ روزِ عاشورا و اربعین

مولفہ :- الحاج سید غلام نقی رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
۲/۸۷ جی، پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی
فون: ۴۵۵۶۸۷۱

برائے ایصالِ ثواب

۱: مرحوم سیّد نشرہ تقی ابن مولوی علی نقی

۲: مرحومہ سیّدہ فاطمہ زہرا بنت سید صفدر علی

ایک مرتبہ سورہ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص و صلواۃ بر محمد مصطفےٰ و آلہ کے پڑھنے کی درخواست ہے۔ متشکرم

مؤلف

maablib.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رموزِ شہادت

حضرت امام حسینؑ کی گفتگو اپنے اصحاب سے جس میں آپ نے اپنی شہادت اور دوبارہ دنیا میں پلٹ کر آنے کو بیان فرمایا ہے۔

امام حسینؑ نے فرمایا کہ پیغمبرؐ خدا نے مجھ سے فرمایا ہے کہ "اے میرے فرزند تم عنقریب سرزمین عراق کی طرف کھینچ کر لائے جاؤ گے۔ عراق کی سرزمین وہ سرزمین ہے جس میں انبیاء اور اوصیا نے مصیبتوں کا سامنا کیا ہے۔ اس سرزمین کو کہتے ہیں۔ اس سرزمین پر تم درجۂ شہادت پر فائز ہوگے اور تمہارے ساتھ تمہارے اصحاب کی ایک جماعت بھی شہید ہوگی۔ تلوار کی آنچ انہیں محسوس نہ ہوگی اس موقع پر پیغمبرؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (اے آگ ابراہیمؑ پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا) اسی طرح جنگ ان لوگوں کے صلح و سلامتی کی طرح طبیعتوں

پر سہل و آسان معلوم ہو گی تو اے میرے رفقاء تمہیں خوشخبری ہو اگر ان لوگوں
نے ہمیں قتل کر ڈالا تو کیا پرواہ ہم اپنے نبیؐ کی خدمت میں پہونچ جائیں گے
اور وہاں میں جب تک خدا چاہے گا ٹھہروں گا پھر سب سے پہلے زمین
سے باہر آؤں گا۔ اور اسی طرح زمین سے برآمد ہوں گا کہ میرا برآمد ہونا
امیر المؤمنین کے برآمد ہونے اور ہمارے قائم کے قیام اور پیغمبرؐ کی
زندگی کے ساتھ ساتھ ہو گا۔ پھر ہمارے پاس آسمان سے خدا کی طرف سے
ایسے ملائکہ کا ایک وفد پہنچے گا۔ جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ آئے ہوں
گے اور جبرائیل و میکائیل اور اسرافیل اور ملائکہ کی فوجیں آئیں گی
(کہتے کہتے آپ نے فرمایا کہ) ہمارے شیعوں میں سے کوئی شیعہ ایسا باقی
نہ رہے گا جس کے پاس خدا ایک فرشتہ نہ بھیجے جو اس کے پاس آکر اس
کے چہرے سے گرد جھاڑے گا اور جنت میں اسکی جگہ جو ہو گی اور اس کی جنتی
ازواج ہوں گی انہیں پہنچوائے گا اور روئے زمین پر نہ تو کوئی اندھا رہے
گا نہ زمین گیر نہ کوئی مصیبت کا مارا مگر خداوند عالم ہم اہلبیتؑ کے صدقے
میں سب کی مصیبت اور بلا کو دور فرمائے گا اور آسمان سے زمین پر
برکت نازل ہو گی یہاں تک کہ درخت حسب منشاء الٰہی پھلوں کی کثرت
کی وجہ سے ٹوٹ پڑیں گے تم گرمی میں جاڑوں کے پھل اور جاڑوں میں
گرمی کے پھل کھاؤ گے۔ جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ اگر اہل کتاب

ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے بھی انہیں ان کے اعمال کی سزا میں اپنی گرفت میں لے لیا پھر خداوند عالم ہمارے شیعوں کو بڑی عزت بخشے گا۔ اور وہ یہ کہ زمین کے اندر جتنی چیزیں ہیں ان سب کا انہیں علم عنایت فرمائے ۷۔ یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کے اندرونی حالات کا علم حاصل کرنا چاہے گا تو وہ بلا تکلف انہیں ان باتوں کی خبر دے گا۔ جو بس انہیں کو معلوم ہوگا۔

روانگیٔ عراق کے وقت امام حسینؑ کا خطبہ

روانگی عراق کے وقت حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام نے فرمایا،

"تمام ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں وہ جو چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے اور بغیر اس کے کسی میں قوت نہیں۔ موت، فرزند آدمؑ سے یوں گلوگیر ہے جس طرح جوان عورت کے گلے

میں گلو بند، نہ پوچھو کہ مجھے اپنے اسلاف سے ملحق ہونے کا
کتنا شوق ہے، اتنا ہی کہ جتنا یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ملنے کا اشتیاق
ہوا۔ میرے لئے موت کی جگہ متعین ہو چکی ہے اور میں وہاں جا کے
رہوں گا۔ میں گویا اپنے جوڑ بند کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کو کربلا کے
درمیان جنگل کے بھیڑیئے (یعنی افواج کوفہ وشام) ٹکڑے ٹکڑے
کر رہی ہیں۔ اور اس سے اپنے بھوکے شکموں اور خالی توشہ دانوں
کو بھر رہے ہیں۔

قلم قدرت نے موت کا جو دن لکھ دیا ہے اس سے چھٹکارہ
نہیں، ہم اہلبیتؑ کی وہی مرضی ہے جس میں اللہ کی رضا ہو۔ ہم
اس کی آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں۔ اور وہ ہمیں صابروں کا پورا
پورا اجر دے گا۔ رسولؐ کے قرابتدار آپ سے علیحدہ نہ کئے جائیں
گے۔ بلکہ سب کے سب خطیرہ قدس میں آپ کیلئے جمع کئے
جائیں گے۔ جنہیں دیکھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور
پیغمبرؐ ان سے کئے ہوئے وعدے پورے کریں گے۔ دیکھو جو ہمارے
لئے جان دینے پر تیار اور لقائے الٰہی کیلئے نفس کو آمادہ کر چکا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے

پھر آپ ابن عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔

"اس قوم کے متعلق کیا کہتے ہو جس نے اپنے نبیؐ کے نواسے

کو اس کے وطن، اس کے گھر اور اس کے نانا کے مزار سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہو اور اسے خائف و مصیبت زدہ بنا چھوڑا،

نہ تو کسی ٹھکانے ٹھہر سکتا ہے اور نہ کسی جوار میں پناہ لے سکتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کریں اور اس کا خون بہائیں حالانکہ اس نے ذرہ برابر نہ تو شرک کیا نہ کسی ناپسندیدہ بات کا مرتکب ہوا نہ اس سے کوئی گناہ ہی سرزد ہوا۔

ابن عباسؓ نے امام سے کہا "اے فرزند رسولؐ! میری جان آپ پر فدا ہو اگر کوفہ کی طرف جانا ہی ضروری ہے تو عورتوں بچوں کو ساتھ نہ لے جائیے"

آپؑ نے فرمایا۔ "اے ابن عباسؓ میں نے پیغمبرؐ کو خواب میں دیکھا ہے، آپؐ نے جو مجھے حکم دیا ہے اس کے خلاف میں نہیں کر سکتا۔ آنحضرتؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرے ساتھ جو لوگ ہیں انہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔

٭

٦

فرزدق سے امام حسینؑ کی گفتگو

فرزدق نے آپ سے پوچھا کہ فرزند رسولؐ اتنی جلدی آپ نے کیوں فرمائی کہ حج بھی نہیں کیا، آپ نے فرمایا کہ اگر میں عجلت سے کام نہ لیتا تو گرفتار کر لیا جاتا پھر آپ نے کوفہ کے لوگوں کے متعلق دریافت فرمایا۔

"فرزدق نے کہا کہ سب کی تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔" آپ نے فرمایا کہ فیصلہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ہمارا پروردگار ہر دن نت نئی شان والا ہے اگر تقدیر الٰہی ہماری خواہش کے مطابق ہو تو ہم خدا کی نعمتوں پر اس کے شکر گزار ہیں۔ اور ہمارے معیت میں وہی مدد دینے والا ہے۔ اور اگر تقدیر ہمارے اور ہماری آرزوؤں کے درمیان حائل ہو جائے تو جس کی نیت حق ہو اور ضمیر تقویٰ ہو وہ کبھی نامراد نہیں سمجھا جا سکتا، پھر سلام وداع کے بعد آپ اور وہ جدا ہو گئے۔

امام حسینؑ کی ایک تقریر جو آپ نے اپنے اصحاب کی وفا کے متعلق فرمائی

میں خدا کی مدح کرتا ہوں، بہترین مدح اور خوشحالی اور بدحالی دونوں حالتوں میں اس کی حمد اور شکر بجا لاتا ہوں اور اے پالنے والے تیری حمد و شکر کرتا ہوں کہ تو نے ہمیں نبوت کے ذریعہ عزت بخشی، ہمیں قرآن کی تعلیم دی، دین کی سمجھ عنایت فرمائی ہمیں گوش شنوا چشم بینا اور دل حق آگاہ عنایت فرمایا۔ ہمیں اپنے شکر گزاروں میں سے بھی قرار دے میں کسی کے اصحاب کو نہیں جانتا جو میرے اصحاب سے زیادہ بہتر و وفادار ہوں۔ اور نہ کسی کے اہلبیت ایسے نظر سے گزرے جیسے میرے اہلبیتؑ، نیکوکار اور صلۂ رحم کرنے والے ہیں۔ تم لوگوں کو خداوند عالم میری طرف سے بہترین جزا عنایت فرمائے۔ دیکھو مجھے یقین ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے سخت مقابلہ درپیش ہے۔ دیکھو میں تمہیں اجازت دے رہا ہوں تم سب چلے جاؤ۔ تمہارے لئے چلا جانا جائز و مباح ہے۔ میری طرف سے تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ رات تم کو اپنے پردے میں ڈھانکے گی۔ اس رات کو مخصوص کر لو اور تم میں سے ہر شخص میرے اہلبیتؑ میں سے ایک ایک کا ہاتھ

پکڑلے اور تم اس رات کی تاریکی میں منتشر ہو جاؤ۔ اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ تنہا چھوڑ دو کہ یہ بس میرے طلبگار ہیں۔

زمینِ کربلا پر پہنچ کر حضرت امام حسینؑ کی دعاء

سید الشہداء علیہ السلام نے اپنے لڑکوں، بھائیوں اور گھر والوں کو جمع کیا۔ ان پر نظر کی، تھوڑی دیر روتے رہے، پھر فرمایا،

" پالنے والے ہم تیرے پیغمبر محمد مصطفیٰؐ کی عترت ہیں۔ ہم ستائے گئے، وطن سے نکالے گئے اور اپنے نانا کے روضہ سے نکال باہر کئے گئے، ہم پر بنی امیہ نے زیادتی کی۔ معبود ہمارے حق کا واسطہ تو ہماری دستگیری کر! "

maablib.org

امام حسینؑ کا ارشادِ گرامی جو آپ نے اپنے لشکر اور اہلِ بیت سے فرمایا

حضرت امام حسین علیہ السّلام نے اپنے اصحاب لشکر اور اہلبیت سے فرمایا کہ تم اپنی قوم، قبیلہ اور رشتہ داروں سے جا کر ملو اور آپ نے اپنے عزیزوں سے فرمایا کہ میں تمہارے لئے مباح کئے دیتا ہوں کہ تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ تم ان دشمنوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی قوت بھی بہت زیادہ ہے اور یہ صرف مجھے چاہتے ہیں۔ مجھے اور ان لوگوں کو چھوڑ دو۔ خداوند عالم میری مدد کرے گا اور اپنی اچھی نگاہ مجھ سے نہ ہٹائے گا۔ جیسا کہ میرے پاکیزہ اسلاف کے ساتھ اس کا دستور رہا ہے اس حکم کے بعد لشکر والے تو جدا ہو گئے لیکن آپ کے اعزہ اور قریبی رشتہ دار انہوں نے ساتھ چھوڑ کر جانے سے انکار کیا انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے جدا نہ ہوں گے جو آپ پر گزرے گی، وہ ہم پر بھی گزرے گی اور جو دکھ آپ جھیلیں گے وہی ہم بھی جھیلیں گے ناجو مصیبت آپ پر گزرے گی وہ ہم پر بھلا آئے گی، ہم آپ کے ساتھ ہی رہ کر خدا سے زیادہ قریب رہ سکتے ہیں۔

س پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے بھی اپنے نفوس کو اس بات
پر آمادہ کر لیا ہے جس پر میں اپنے نفس کو آمادہ کر چکا ہوں تو یہ جان
لو کہ خداوند عالم اپنے بندوں کو اچھے مدارج مصائب جھیلنے میں
صبر کرنے پر عنایت فرماتا ہے۔ اللہ نے مجھے میرے ان بزرگوں کو
جن کا میں آخری فرد ہوں، مصائب کے برداشت کی وجہ سے
جو عزتیں عطا کی ہیں ان خداوندی اعزازوں میں تمہارا بھی حصّہ ہوگا
اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا اس کا تلخ و شیریں سب
کچھ ہے سب خواب ہی خواب ہے اور اس خواب سے بیداری
آخرت میں ہوگی۔ جو آخرت میں کامیاب رہا درحقیقت وہی
کامیاب ہے اور جو آخرت میں بدبخت رہا وہی دراصل،
بدبخت ہے۔ اے ہمارے دوستو! ہمارے ملنے والو اور
ہمارا دامن پکڑنے والو! کیا مناسب نہ ہوگا کہ میں تم سے اپنا
اور تمہارا پہلا ماجرا بیان کروں تاکہ تمہارے لئے ان مصائب
کی برداشت آسان ہو جائے جو تمہیں پیش آنے والے ہیں؟
لوگوں نے کہا اے فرزندِ رسولؐ ضرور بیان فرمایئے۔ آپ نے فرمایا
کہ جب خداوند عالم نے آدمؑ کو پیدا کیا اور انہیں استقامت بخشی
اور انہیں تمام چیزوں کے نام بتائے اور ملائکہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت

محمد، علیؑ ابن ابی طالب، سیدہ فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کی پانچ شکلیں پشت آدم میں ودیعت کیں۔ اس وقت ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے نور سے آفاق روشن تھے۔ کل آسمان، تمام زمین، پردہ ہائے، عرش و کرسی اور جنّت بھی ان کے نور سے منوّر تھے اس کے بعد خداوند عالم نے آدمؑ کی تعظیم کی خاطر ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں آدم کو خداوند نے اسی وجہ سے یہ فضیلت بخشی کہ انہیں خزینہ دار بنایا تھا۔ ان شکلوں کا جن کے انوار سے تمام آفاق نورانی تھے، سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے آدمؑ کی عظمت اور ہم اہلبیتؑ کے انوار کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا حالانکہ کل ملائکہ نے سر جھکایا مگر شیطان نے اپنے کو بڑا اور رفیع للمنزلت سمجھا اور اپنے اس انکار اور تکبّر کی وجہ سے کافروں میں سے قرار دیا۔

حضرت امام حسینؑ کی ایک تقریر جو آپ نے میدانِ جنگ میں تلوار پر ٹیک لگا کر ارشاد فرمائی

حضرت امام حسین علیہ السّلام نے تلوار (ذوالفقار حیدری) پر ٹیک لگا کر فرمایا،

"میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم مجھے پہچانتے ہو نا! لوگوں نے کہا ہاں! آپ پیغمبرؐ کے فرزند اور ان کے نواسے ہیں۔ آپ

نے کہا تمہیں خدا کی قسم، تم جانتے ہو کہ میری ماں فاطمہؑ بنت پیغمبرؐ تھیں لوگوں نے کہا ہاں! ہم جانتے ہیں، آپؑ نے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ بھی تم جانتے ہو نا کہ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ میرے پدر بزرگوار ہیں، لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں۔ آپ نے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ بھی جانتے ہو نا کہ میری نانی خدیجہؓ بن خویلد ہیں جو اس اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والی خاتون ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں خدا کی قسم یہ بھی جانتے ہو کہ جناب جعفر طیار جو جنت میں محو پرواز ہیں میرے چچا ہیں آپ نے فرمایا تمہیں خدا کی قسم یہ بھی جانتے کہ یہ تلوار جس پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں ذوالفقار حیدریؑ ہے ہاں ہم جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں قسم خدا کی یہ بھی جانتے ہو نا کہ یہ عمامہ جو میں پہنے ہوئے ہوں پیغمبرؐ کا عمامہ ہے۔ لوگوں نے کہا ہم جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں خدا کی قسم یہ بھی جانتے ہو کہ علیؑ تمام لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے سب سے زیادہ عالم، سب سے بڑے حلیم اور ہر مومن و مومنہ کے مولا تھے۔ لوگوں نے کہا ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کس وجہ سے تم نے مجھے ذبح کرنا جائز سمجھ لیا۔ حالانکہ میرے ہی باپ حوض کوثر سے لوگوں کو ہنکانے والے ہیں۔ جیسے چشمے سے لوٹتے ہوئے اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن لوائے الحمد میرے باپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا

لوگوں نے کہا ہم یہ سب جانتے ہیں۔ لیکن ہم اس وقت تک آپ کو نہ چھوڑیں گے جب تک تشنگی کے عالم میں آپ موت کا مزہ نہ چکھ لیں۔

روزِ عاشور نمازِ صبح امام حسینؑ کا خطبہ

آپ نے بروز عاشورہ نماز صبح کے بعد اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے آج کے دن تمہارے اور میرے قتل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ لہٰذا تمہارا فرض ہے کہ ثابت قدمی کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرو۔

آپ پیدل ہو کر جہاد فرما رہے تھے اس وقت آپ نے اہلِ کوفہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

"ارے کیا میرے قتل پر باہم ایک دوسرے کو ابھارتے ہو، خدا کی قسم مجھے قتل کرنے پر خداوند عالم جس قدر غضبناک ہو گا میرے بعد اور کسی بندے کے قتل پر اتنا غضبناک نہ ہو گا۔ قسم بخدا مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے، تمہیں ذلیل کر کے عزت بخشے گا۔ پھر میرا انتقام بھی تم سے اس طرح لے گا جس کا تمہیں وہم و گمان بھی نہ ہو، خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو خداوند عالم اپنا قہر و دبدبہ اور غضب تم پر

مسلط کر دے گا، تمہارا خون بہائے گا، پھر کبھی تم سے راضی نہ ہوگا۔ اور تمہارے لئے دردناک عذاب دوچند کر دے گا۔

لشکرِ یزید سے امام حسینؑ کا خطاب

" خداوند عالم اس قوم پر شدید غضبناک ہوگا جنہوں نے اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کے قتل پر ایکا کر لیا "

" خدا کی قسم وہ مجھ سے جو کچھ بھی چاہتے ہیں اس میں سے ایک بات کبھی میں منظور نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اپنے خون میں رنگا ہوا خدا خداوند عالم سے ملاقات کروں۔ اس کے بعد آپ نے باآواز بلند فرمایا کیا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں جو میری فریاد کو پہنچے۔ کیا کوئی دشمنوں کو دفع کرنے والا نہیں جو حرمِ رسولؐ سے دشمنوں کو دفع کر دے؟"

آغازِ جنگ کے بعد امام حسینؑ کی دعا

سید الشہداء نے آغازِ جنگ کے بعد دعا کرتے ہو فرمایا، پالنے والے! تجھ ہی پر ہر رنج واندوہ میں میرا بھروسہ ہے ہر سختی میں تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت پڑی تو ہی میرا آسرا دہ۔

(اس مصیبت سے بچنے کا) سامان رہا ہے، نہ جانے کتنے مصائب و آلام تھے جن میں دل کمزور، راہ و تدبیر مسدود ہو گئی۔ دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ دشمنوں نے خوشیاں منائیں۔ یہ نے ان مصائب و آلام میں گھر کر تیری طرف رجوع کیا۔ تجھ سے اپنا غم بیان کیا، تیرے ماسوا، سب سے بے نیاز ہو کر تجھ ہی سے آرزو مند ہوا اور تو نے مجھ کو مصائب و آلام کے گھیرے سے باہر کیا۔ اور تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر نیکیوں والا ہے تو ہی قبلۂ حاجات ہے۔"

رخصت آخر کے وقت اہل حرم کو امام[۴] کی صبر کی تلقین

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اہل حرم کو صبر کی تعلین فرماتے ہوئے روز عاشورہ فرمایا: "مصیبتیں جھیلنے کیلئے تیار ہو جاؤ اور یہ جان لو کہ خدا تمہارا مددگار اور محافظ ہے اور وہ عنقریب تمہیں دشمنوں کے شر سے نجات دے گا اور تمہارا انجام کار بخیر ہو گا۔ اور تمہارے دشمنوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرے گا اور اس مصیبت کے بدلے میں تمہیں قسم قسم کے نعمتیں اور عز و شرف بخشے گا۔ لہٰذا حرف شکایت زبان پر نہ آئے اور نہ کوئی ایسی بات دہن سے نکلے جو تمہاری قدر و منزلت گھٹانے کا باعث ہو۔"

لشکرِ یزید سے امام حسینؑ کا آخری احتجاج

اے دین اسلام کی طرف اپنے کو جھوٹی نسبت دینے والو! اے بدترین خلائق کے پیروؤ! یہ آخری موقع ہے کہ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں اور تم سے احتجاج کرتا ہوں، تم سمجھتے ہو کہ مجھے قتل کرنے کے بعد تم دنیا میں لذتوں سے لطف اندوز ہوگے۔ اپنے محلات میں مقیم ہوگے۔ ناممکن ہے، ناممکن ہے عنقریب تم ایسی آفتوں اور بلاؤں میں گھر جاؤ گے جن سے تمہارے بند بند کانپنے لگیں گے تمہارے دل تھرا اٹھیں گے یہاں تک کہ تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی نہ کہیں ٹھکانہ نصیب ہوگا اور یہاں تک کہ تم امت کے ذلیل ترین لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور کیوں نہیں تم ویسے ہوگے جب تم نے جی میں قسم کھائی ہے کہ پیغمبرؐ کا خون بہاؤ گے ان کی اولاد کو قتل کرو گے ان کے بچوں کو پیاسا تڑپاؤ گے اور ان کی عورتوں کو قیدی بناؤ گے۔ میں نے تمہارے سامنے تین باتیں پیش کیں کہ ایک کو پسند کرلو مگر تم نے ایک بھی نہ مانی اور اپنی طاقت و کثرت کے گھمنڈ میں رہ گئے۔ بھلا میں تمہارے بے دین پیشوا (یزید لعین) کی اطاعت کروں؟ خدا کی پناہ! غیرت مند نفس، اونچی ناک ذلیل باتوں کی طرف ہمیں جھکنے بھی نہیں دیتی اور عزت کے ساتھ ہمیں موت کے گھاٹ تک جانے پر آمادہ کرتی ہے (پھر آپ نے اپنے انصار کی لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) مجھے اپنے ان نوجوانوں سے مل جل جانے اور اپنے معبود سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کا کتنا اشتیاق ہے۔ تم سوچ سمجھ لو پھر سب مل کر مجھ پر نرغہ کرلو داؤ چلاؤ اور ذرا بھی مہلت نہ دو۔"!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعمالِ روزِ عاشورا

دو دو رکعت کرکے چار رکعت نماز اس طور سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ الکٰفرون (قل یاایھا الکفرون) اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ الاخلاص (قل ھو اللہ) اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ الاحزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ المنٰفقون (پارہ ۲۸) پڑھو اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر نماز سے فارغ ہوکر اپنا منہ روضۂ مقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف کرو اور آپؑ کی اور آپؑ کے اعزہ واصحاب کی مصیبتوں اور ظلم وستم کا خیال دل میں لاکر سلام کرو اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں اور ان پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو:

"اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ"۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رِضًا بِقَضَآئِہٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ۔ اگر سات مرتبہ یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس حالت میں گریہ کرو اور اپنی جگہ پر واپس جا کر یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ الَّذِيْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَ حَارَبُوْا اَوْلِيَآئَكَ وَعَبَدُوْا غَيْرَكَ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِي الْمُنَافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا يَسِيْرًا وَاَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَانًا نَصِيْرًا ۔ پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر آلِ محمّد علیہم السّلام کے دشمنوں کا قصد کرو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَأَتِ

الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهَا وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ
حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَ
خِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ
وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَآئِكَ وَاَعْدَآءِ
رَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ
وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِيْ
اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ
الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَاءِ
طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُكْرًا
وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِيْ اَهْلَكْتَ بِهَا
اَعْدَآئَكَ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّ سُنَّتَكَ ضَآئِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ
نَبِيِّكَ فِي الْاَرْضِ هَآئِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَ
اَهْلَهُ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ
وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ
اَوْلِيَآئِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا وَّاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا
اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ

وَخِيَرَتِكَ عِنْدَ اَوْ اسْتَهِلَّ بِهٖ فَرَجًا وَّمَرَحًا وَّخُذْ
اٰخِرَهُمْ كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ
الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَ
اَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ
اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ
بَقِيَّةِ مِنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ
اَللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّاْوَاءَ
وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ
وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ
وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ
لَهُمْ اَيَّامًا مَشْهُوْدَةً وَّاَوْقَاتًا مَحْمُوْدَةً مَسْعُوْدَةً تُوْشِكُ
فِيْهَا فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا
ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَائِكَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

يَعْبُدُونَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۔ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ غُمَّتَهُمْ
يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا
حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِيْ عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ
الرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ
اِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِاَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ
اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَائِيْ وَاسْمَعْ يَا اِلٰهِيْ عَلَانِيَتِيْ وَ
نَجْوَايَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهُ وَقَبِلْتَ
نُسُكَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ
بِاَكْمَلِ وَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلٰٓئِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ
بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
وَاجْعَلْنِيْ يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيْعَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ
وَهَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ وَالرِّضَا بِسَبِيْلِهِمْ وَ
الْاَخْذَ بِطَرِيْقَتِهِمْ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ ۔ پس رخسارہ اپنا

خاک پر رکھے اور کہے: یَا مَنْ یَحْکُمُ مَا یَشَآءُ وَیَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَنْتَ حَکَمْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ مَحْمُوْدًا مَشْکُوْرًا فَعَجِّلْ یَا مَوْلَایَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَاِنَّکَ ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَکْثِیْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُوْلِ یَا اَصْدَقَ الصَّادِقِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَاَسْئَلُکَ یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ مُتَضَرِّعًا اِلَیْکَ بِجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ بَسْطَ اَمَلِیْ وَالتَّجَاوُزَ عَنِّیْ وَقَبُوْلَ قَلِیْلِ عَمَلِیْ وَکَثِیْرِهٖ وَالزِّیَادَةَ فِیْ اَیَّامِیْ وَتَبْلِیْغِیْ ذٰلِکَ الْمَشْهَدَ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ یُدْعٰی فَیُجِیْبُ اِلٰی طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِیَنِیْ ذٰلِکَ قَرِیْبًا سَرِیْعًا فِیْ عَافِیَةٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

—— پھر آسمان کی طرف سر (چہرے) کو بلند کریں۔ اور یہ کہیں:

اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَکَ وَاَعِذْنِیْ یَا اِلٰهِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذٰلِکَ۔

اس کے بعد حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبداللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے تو رگ منعا جات سے نجات پائے۔ اس کے بعد از زیارت امام حسینؑ اور دو رکعت نماز پڑھے

زیارت حضرت امام حسینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر دو رکعت نمازِ زیارت پڑھے۔ بعد ازاں حالتِ قیام میں سو بار اللّٰہ اکبر پڑھے۔ اس کے بعد نیت کرے کہ زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسینؑ کی روزِ عاشورا سنّت قربۃً الی اللہ۔ پھر یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَآئِکَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِکَ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ جَمِیْعًا سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْکَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّۃُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَۃُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَہْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَ

عَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ
وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا وَ
لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ
بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ
وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَآئِهِمْ يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ اِنِّي سِلْمٌ
لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَلَعَنَ اللّٰهُ اٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي اُمَيَّةَ
قَاطِبَةً وَّلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ
ابْنَ سَعْدٍ وَّلَعَنَ اللّٰهُ شِمْرًا وَّلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ
وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِي اَنْتَ
وَاُمِّي صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ
مُصَابِي بِكَ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اَكْرَمَ مَقَامَكَ
وَاَكْرَمَنِي بِكَ اَنْ يَّرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ
مَّنْصُورٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
عَلَيْكَ اِنِّيْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَاِلٰٓى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاِلٰى فَاطِمَةَ وَاِلَى الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ
مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَآءَةِ مِمَّنْ
اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ
وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَسَّسَ
اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰى فِيْ ظُلْمِهٖ وَ
جَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰٓى اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَ
مُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَالنَّاصِبِيْنَ
لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَآءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ
وَاَوْلِيَآئِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ
لِّمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَكْرَمَنِيْ بِمَعْرِفَتِكُمْ
وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَآئِكُمْ وَرَزَقَنِيَ الْبَرَآءَةَ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ
وَاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِيْ
عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ
يُّبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ

يَرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِيْ مَعَ اِمَامٍ مَّهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ
بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ
لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا
يُعْطِيْ مُصَابًا بِمُصِيْبَتِهٖ يَالَهَا مُصِيْبَةً مَّا اَعْظَمَهَا
وَاَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مِمَّنْ
تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوٰتٌ وَّرَحْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَمَاتِيْ
مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ
عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَيَّةَ
وَابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى
لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَّمَوْقِفٍ وَّقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَوٰاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ
ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ وَاٰلَ مَرْوَانَ
عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةَ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا يَوْمٌ
فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَّاٰلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ
بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ

فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ
مَوْقِفِيْ هٰذَا وَاَيَّامِ حَيٰوتِيْ بِالْبَرَآءَةِ مِنْهُمْ وَ
اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ پھر سو مرتبہ اس طرح کہے:
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ
الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ ؑ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا۔ پھر سو مرتبہ یہ سلام کہے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ
الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ
مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَ
عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ۔

پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن کرے:
اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ

وَابْدَأْ بِهٖ اَوَّلاً ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ ابْنَ مُعَاوِیَةَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَیْدَ اللّٰهِ ابْنَ زِیَادٍ وَّابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَّاٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاٰلَ زِیَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ پھر سجدے میں جائے اور کہے:

— اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ عَلٰی مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَاَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔ اس کے بعد دو رکعت نمازِ زیارتِ امام حسین علیہ السلام بجالائے ۔

* * *

maablib.org

زیارت آخر روزِ عاشورا

آخر روزِ عاشورا یہ زیارت پڑھیں جس میں شہدائِ کربلا کی زیارت اور جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور حضرات ائمۂ ہدیٰ علیہم السّلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِىْ الزَّكِىُّ وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ
بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ فِىْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّىْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِى الْمُسْلِمِيْنَ وَفِىْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
اَجْمَعِيْنَ وَفِىْ سُكَّانِ الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رٰجِعُوْنَ وَصَلَوٰتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذَرَارِيْهِمُ
الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَاىَ وَ
عَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى
تُرْبَتِكَ وَعَلٰى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً
وَّرِضْوَانًا وَّرَوْحًا وَّرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَاىَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ
الْوَصِيِّيْنَ وَيَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَا بْنَ الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا
اَبَا الشُّهَدَآءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّىْ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ
وَفِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِىْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِىْ كُلِّ وَقْتٍ

تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا بْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
مَعَكَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَّا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ
الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ
مِنْ وُّلْدِ جَعْفَرٍ وَّعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ
مَّعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ
فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ
وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَ

جَارِكَ وَبِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى وَقِرَايَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ
اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يَرْزُقَنِيْ فَكَاكَ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ

* * *

زیارت اربعین

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تھوڑا سا دن چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجالاؤ۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ
وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ
الْكُرُبَاتِ وَقَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ
وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَآئِزُ
بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ
بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَآئِدًا
مِّنَ الْقَادَةِ وَذَآئِدًا مِّنَ الذَّادَةِ وَاَعْطَيْتَهٗ مَوَارِيْثَ
الْاَنْبِيَآءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَآءِ
فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ لِلْعِبَادِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ

فِيْكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ
وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ
بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى وَشَرٰى اٰخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ
وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ
وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ
الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ
صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيْحَ
حَرِيْمُهُ اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيْلًا وَعَذِّبْهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ
اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ سَعِيْدًا وَّمَضَيْتَ حَمِيْدًا
وَّمُتَّ فَقِيْدًا مَّظْلُوْمًا شَهِيْدًا وَّاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ
مُنْجِزٌ لَّكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَّنْ خَذَلَكَ وَ
مُعَذِّبٌ مَّنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ
اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ
فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَ
لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِّمَنْ

وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ
رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ
الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ
مِنْ ثِيَابِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ
وَأَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ
أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي
الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ
التَّقْوَى وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ
عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ
بِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي
وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ
وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ لَكُمْ
فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ
وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ
آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت
پڑھو اور جو چاہو دعا مانگو حق تعالیٰ پوری فرمائے گا۔